الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name :	**KASHIF BILAL**	Serial No :	**15895**
Address :	**TOWN SHIP LAHORE**	Date :	**7/3/2012**
Subject :	**SOOD**	Contact No:	
Writer :	اکرام اللہ	Email :	

To the honorable scholars, please provide me the answer of the following question.
A Muslim from islamic country went to un islamic country(darul harab).Is he can get interest from Harbi? What is the meaning of Hadith-e-Mubareka " la reba bynal muslim wl hrbi fi daril harab."

جب ایک مسلمان اسلامی ملک سے دار الحرب چلا جائے تو کیا وہ حربی سے سود لے سکتا ہے؟

اس حدیث مبارکہ کا کیا معنی ہے "لا ربوا بین المسلم والحربی فی دار الحرب"؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

سود لینے اور دینے کی حرمت قرآن اور حدیث کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، لہذا ایک مسلمان کو بحیثیت مسلمان اس سے احتراز لازم ہے، اور اس حکم میں جمہور فقہاء کے نزدیک دار الاسلام اور دار الحرب میں کوئی فرق نہیں ہے، دونوں اس حکم میں برابر ہیں، جبکہ سوال میں مذکور حدیث شراح حدیث کے نزدیک منقطع ہونے کی بناء پر قابل حجت نہیں ہے۔

قال اللہ تعالی: أحل اللہ البیع وحرم الربا. الآیۃ.

وفی المشکوۃ: عن جابرؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "آکل الربا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ہم سواء" (ص ۲۴۴)

وفی فتح القدیر: (قولہ ولا بین المسلم والحربی فی دار الحرب خلافاً لأبی یوسف والشافعی) ومالک وأحمد" إلی قولہ "یحل کل ذلک عند أبی حنیفۃ ومحمد خلافاً لأبی یوسف ومن ذکرنا" إلی قولہ "وہذا الحدیث غریب، ونقل ما روی مکحول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم" أنہ قال ذلک" إلی قولہ "قال الشافعی وہذا الحدیث لیس بثابت ولا حجۃ فیہ الخ. (ج: ۶، ص ۱۶۷، ۱۶۸).

واللہ اعلم بالصواب

اکرام اللہ عفی عنہ

دار الافتاء جامعۃ بنوریۃ کراچی ۱۷

۱۴۳۵/۸/۹ھ

الجواب صحیح

بندہ نادر جان غفر اللہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۱/۸/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح

[illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۲ شعبان ۱۴۳۵ھ

دار الافتاء

15895

۱۴۳۵/۸/۱۹ھ

نائب رئیس

دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

[illegible]

18/6/014